۲۶۔قرآن اللہ کا کلام ہے

اس عقیدے کے بارے میں 13 آیتیں اور 4 حدیثیں ہیں، آپ ہر ایک کی تفصیل دیکھیں

نوٹ: کلام کی تین قسمیں ہیں

[۱] ایک کلام وہ ہے جو اللہ کی ذاتی صفت ہے، یہ ابدی ہے، یہ حادث نہیں ہے۔ کیونکہ وہ اللہ کی صفت ہے، اس لئے اللہ کی طرح وہ بھی ابدی ہو جائے گا

[۲] انسان کا کلام، یا فرشتوں کا کلام یہ حادث ہے، کیونکہ انسان اور فرشتے حادث ہیں، اس لئے ان سے نکلی ہوئی چیز بھی حادث ہوگی۔

[۳] قرآن جو اللہ کا کلام ہے، یہ کلام اللہ کے ساتھ ہو تو یہ ابدی ہے

اور اس کلام کو فرشتہ، یا انسان پڑھے تو یہ حادث ہے۔ فانی ہے، کیونکہ ہمارا پڑھنا حادث ہے۔

پچھلے مانے میں قرآن حادث ہے یا نہیں اس بارے میں کافی کشمکش رہی ہے، لیکن اگر یہ فرق کر لیں کہ اللہ کے ساتھ جو کلام ہے وہ ابدی ہے، اور انسان جو قرآن پڑھتا ہے، یا لکھتا ہے وہ حادث ہے تو اب کوئی جھگڑا نہیں رہے گا

اللہ کے ساتھ جو کلام ہے وہ ہمیشہ ہے، اور ہم جو قرآن پڑھتے ہیں وہ حادث اور فانی ہے

امام ابو حنیفہؒ کی رائے

امام ابو حنیفہؒ کی کتاب فقہ اکبر میں ہے

و لفظنا بالقرآن مخلوق و کتابنا له مخلوقة و قرائتنا له مخلوقة و القرآن غیر مخلوق.... و القرآن کلام الله تعالی فهو قدیم لا کلامهم ... و کلام الله تعالی غیر مخلوق ۔(فقہ اکبر لامام ابو حنیفہ، بحث ان القرآن کلام اللہ غیر مخلوق ولا حادث ،۵۰۔۵۲۔۵۸)

ترجمہ۔ہم جو قرآن پڑھتے ہیں وہ مخلوق ہے، ہم جو قرآن لکھتے ہیں وہ مخلوق ہے، اور ہم جو پڑھتے ہیں وہ مخلوق ہے [یعنی وہ فانی ہے، حادث ہے] اور قرآن جو اللہ کا اصلی کلام ہے وہ مخلوق نہیں ہے، [یعنی حادث نہیں ہے، فانی نہیں ہے، وہ ابدی ہے] ۔۔۔قرآن جو اللہ کا کلام ہے وہ قدیم ہے [ابدی ہے] اور انسان جو قرآن پڑھتا ہے وہ قدیم نہیں ہے ۔۔۔اللہ کا کلام مخلوق نہیں ہے [،یعنی حادث اور فانی نہیں ہے، بلکہ وہ ابدی اور قدیم ہے]۔

یہاں تین عبارتیں پیش کی گئی ہیں، اس کا حاصل یہ ہے کہ جو کلام اللہ کا ہے، اور جو اس کی صفت ہے وہ قدیم ہے، ابدی ہے، اور انسان جو قرآن پڑھتا ہے وہ حادث ہے، فانی ہے۔

قرآن اللہ کا کلام ہے

قرآن کی دو حیثیتیں ہیں، ایک جو اللہ کا اپنا کلام ہے، وہ اللہ کی صفت ہے، اور ابدی ہے
اور دوسری حیثیت یہ ہے کہ ہم قرآن پڑھتے ہیں، یہ حادث ہے فانی ہے
قرآن اللہ کا کلام ہے اس کے لئے آیت یہ ہے

1۔و ان احد من المشركين استجارك فأجره حتى يسمع كلام الله ۔ (آیت ۶، سورت التوبۃ ۹)

ترجمہ۔اور اگر مشرکین میں سے کوئی تم سے پناہ مانگے تو اسے اس وقت تک پناہ دو جب تک وہ اللہ کا کلام سن لے۔[یہاں اللہ کے کلام سے قرآن مراد ہے]

2۔و انك لتلقى القرآن من لدن حكيم عليم ۔ (آیت ۶، سورت النمل ۲۷)

ترجمہ۔اور اے رسول! بلا شبہ تمہیں یہ قرآن اس اللہ کی طرف سے عطا کیا جا رہا ہے جو حکمت بھی مالک ہے علم کا بھی مالک ہے

1۔قال عمر بن الخطاب : ان هذا القرآن كلام الله فلا يغرنكم ما عطفتموه على أهوائكم ۔ (دارمی، باب القرآن کلام اللہ ج ثانی ،ص ۵۳۳، نمبر ۳۳۵۵)

ترجمہ۔حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ یہ قرآن اللہ کا کلام ہے، کہیں اس بات سے تمہیں دھوکہ نہ ہو جائے کہ، تم اپنی خواہش کی وجہ سے اس سے دور ہو جاؤ۔

ان آیتوں اور حدیث میں قرآن کو اللہ کا کلام کہا ہے

یہ قرآن لوح محفوظ میں بھی ہے

اس کے لئے آیتیں یہ ہیں

3۔انه لقرآن كريم فى كتاب مكنون ۔(آیت ۷۷،سورت الواقعہ۵۶)

ترجمہ۔ یہ بڑا باوقار قرآن ہے جوایک محفوظ کتاب میں پہلے سے درج ہے

4۔بل هو قرآن مجيد فى لوح محفوظ۔(آیت۲۲،سورت البروج۸۵)

ترجمہ، بلکہ یہ بڑی عظمت والا قرآن ہے جولوح محفوظ میں درج ہے

ان آیتوں سے معلوم ہوا کہ قرآن لوح محفوظ میں ہے

قرآن کولوح محفوظ سے تھوڑا تھوڑا کر کے اتارا

قرآن کوتئیس [۲۳] سال میں تھوڑا تھوڑا کر کے حضور پر اتارا گیا ہے

اس آیت میں اس کی دلیل ہے

5۔و قرآنا فرقناه لتقرأه على الناس على مكث و نزلناه تنزيلا ۔(آیت۱۰۶،سورت الاسراء۱۷)

ترجمہ،اور ہم نے قرآن کے جدا جدا حصے بنائے تا کہ تم اسے ٹھہر ٹھہر کر لوگوں کے سامنے پڑھو،اور ہم نے اسے تھوڑا تھوڑا کر کے اتارا ہے

6۔تنزيل من رب العالمين ۔(آیت۸۰،سورت الواقعہ۵۶)

ترجمہ۔ یہ تمام جہانوں کے رب کی طرف سے تھوڑا تھوڑا کر کے اتارا جا رہا ہے

7۔ و انہ لتنزیل رب العالمین ، نزل بہ روح الامین علی قلبک لتکون من المنذرین ۔(آیت ۱۹۲۔۱۹۴، سورت الشعراء ۲۶)

ترجمہ۔ بیشک یہ قرآن رب العالمین کا نازل کیا ہوا ہے، امانت دار فرشتہ اسے لیکر اترا ہے، اے رسول تمہارے قلب پر اترا ہے تا کہ تم ان پیغمبروں میں شامل ہو جاؤ جو لوگوں کو خبر دار کرتے ہیں

ان آیتوں سے معلوم ہوا کہ حضورؐ پر تھوڑا تھوڑا کر کے قرآن کو اتارا گیا ہے

جو قرآن کو انسان کا کلام کہے وہ کافر ہے

اس کے لئے یہ آیت ہے

8۔ان ھذا الا قول البشر ، ساصلیہ سقر ۔(آیت ۲۵۔۲۶، سورت المدثر ۷۴)

ترجمہ۔ کچھ نہیں یہ تو ایک انسان کا کلام ہے، عنقریب اس شخص کو دوزخ میں جھونک دوں گا

قرآن کو انسان کا کلام کہے تو اللہ فرماتے ہیں کہ میں اس کو جہنم میں ڈالوں گا، کیونکہ وہ اب کافر ہو گیا

دنیا میں اللہ تعالی جو کلام کرتے ہیں وہ یا تو وحی کے ذریعہ یا پردہ کے پیچھے سے کرتے ہیں

دنیا میں اللہ تعالی جو کلام کرتے ہیں وہ یا تو وحی کے ذریعہ سے کرتے ہیں یا پردہ سے کرتے ہیں، کیونکہ انسان کو اس وقت اتنی طاقت نہیں ہے کہ اللہ سے بالمشافحہ کلام کرے، ہاں آخرت میں پیدا کردیں گے اس کے لئے یہ آیت ہے

9۔و ما کان لبشر ان یکلمه الله الا وحیا او من وراء حجاب اویرسل رسولا فیوحی باذنه ما یشاء ۔(آیت۵۱،سورت الشوری۴۲)

ترجمہ۔اور کسی انسان میں طاقت نہیں ہے کہ اللہ اس سے روبرو بات کرے،سوائے اس کے کہ وہ وحی کے ذریعہ ہو یا کسی پردے کے پیچھے سے یا پھر کوئی پیغام لانے والا فرشتہ بھیج دے،اور وہ اس کے حکم سے جو چاہے وحی کا پیغام پہنچادے۔

10۔ و کلم الله موسی تکلیما۔(آیت۱۶۴،سورت النساء۴)

ترجمہ۔اور حضرت موسیٰ سے تو اللہ براہ راست ہم کلام ہوا۔

حضرت موسی علیہ السلام سے بھی پردے کے پیچھے سے ہی ہم کلام ہوئے ہیں

قرآن میں نہ تحریف ہوئی ہے اور نہ ہوگی

جب سے قرآن نازل ہوا ہے، اس میں کوئی تحریف نہیں ہوئی ہے، چنانچہ آپ پوری دنیا کے قرآن کو اٹھا کر دیکھ لیں ایک حرف کا فرق نظر نہیں آئے گا،

ایک ہی قسم کا پورا قرآن دنیا کے کڑوروں حفاظ کے سینے میں محفوظ ہے، اور محفوظ رہیں گے

اس لئے جو لوگ یہ دعوی کرتے ہیں کہ قرآن میں تبدیلی ہوئی ہے وہ غلط کہتے ہیں

اس آیت میں ہے کہ اللہ نے قیامت تک قرآن کی حفاظت کا وعدہ کیا ہے

11۔انا نحن نزلنا الذکر و انا له لحفظون ۔(آیت ۹،سورت الحجر ۱۵)

ترجمہ۔حقیقت یہ ہے کہ یہ ذکر یعنی قرآن ہم نے ہی اتارا ہے، اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

اس آیت میں اللہ نے فرمایا کہ میں نے قرآن اتارا ہے اور میں ہی قیامت اس کی حفاظت کروں گا، اور وہ آج تک ویسا ہی محفوظ ہے جیسا پہلے دن تھا، اس لئے کوئی کہے کہ قرآن میں تحریف ہوئی ہے تو یہ سرا سر غلط ہے

ہاں سات قرأت پر قرآن پڑھنے کی اجازت تھی

ہاں یہ بات ہوئی ہے کہ جب قرآن اترا تو عرب کے سات قبیلے مشہور تھے اور ہر ایک کا لہجہ الگ الگ تھا تو اللہ پاک نے ایک ہی آیت کو سات لہجہ میں پڑھنے کی اجازت دی تھی ، بعد میں جب قرآن کو حضرت عثمانؓ نے مصحف میں جمع کیا تو قریش کے لہجے پر جمع کیا ، کیونکہ یہی لہجہ سب سے بہتر تھا ، اور اس وقت قرآن اسی لہجہ اور اسی قرأت میں لکھا ہوا موجود ہے

اس کے لئے حدیث یہ ہے

2۔ قال سمعت عمر بن الخطاب ...ان القرآن انزل علی سبعة أحرف فاقرؤوا منه ما تیسر ۔(بخاری شریف ، کتاب الخصومات ، باب کلام الخصوم بعضهم فی بعض ، ص ۳۸۹ ، نمبر ۲۴۱۹ / مسلم شریف ، کتاب صلاۃ المسافرین ، باب بیان ان القرآن انزل علی سبعة احرف ، ص ۳۲۹ ، نمبر ۱۸۹۹/۸۱۸)

ترجمہ ۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ قرآن کو سات قرأت پر اتارا گیا ہے ، جو اس میں سے آسان ہو اس میں پڑھو

اس حدیث میں ہے کہ آیت اور حکم تو ایک ہی ہے البتہ اس کو پڑھنے کے لئے سات لہجے ، اور سات قرأت کا ستعمال کر سکتے ہیں

آخرت میں اللہ تعالی جنتیوں سے کلام کریں گے

آخرت میں اللہ جنتیوں سے کلام کریں گے، لیکن اس کی کیا کیفیت ہوگی وہ اللہ ہی جانے
اس کے لئے آیتیں یہ ہیں

12۔**سلام قولا من رب رحیم**۔(آیت ۵۸،سورت یٓس ۳۶)

ترجمہ۔رحمت والے رب کی جانب سے انہیں سلام کہا جائے گا

13۔ **و لا یکلمهم الله یوم القیامه و لا یز کیهم و لهم عذا ب الیم**۔(آیت ۱۷۴،سورت البقرۃ ۲)

ترجمہ۔قیامت کے دن اللہ ان سے کلام بھی نہیں کریں گے،اور نہ ان کو پاک کریں گے،اوران کے لئے دردناک عذاب ہے۔

ن آیتوں سے معلوم ہوا کہ اللہ قیامت میں جنتیوں سے کلام کریں گے

3۔**عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله ﷺ بینا اهل الجنة فی نعیمهم اذ سطع لهم نور فرفعوا رؤوسهم فاذا الرب قد اشرف علیهم من فوقهم ، فقال السلام علیکم یا اهل الجنة ، قال﴿ و ذالک قول الله سلام قولا من رب رحیم** ۔(آیت ۵۸،سورت یٓس ۳۶ ﴾۔(ابن ماجۃ شریف ، کتاب المقدمۃ ، باب فیما انکرت الجہمیۃ ،ص ۲۸،نمبر ۱۸۴)

ترجمہ۔حضور ﷺ نے فرمایا جنت والے اپنے آرام میں ہوں گے کہ ان کوایک روشنی نظر آئے گی،اس

کی طرف یہ سر اٹھائیں گے تو وہ دیکھیں گے کہ خداوند قدوس اوپر سے دیکھ رہے ہیں، اور وہ کہیں گے، جنت والے، السلام علیکم، آیت، **سلام قولا من رب رحیم**، کی یہی تفسیر ہے
اس حدیث میں ہے کہ اللہ جنتیوں سے کلام کریں گے۔

4۔عن ابی سعید الخدری قال قال النبی ﷺ ان اللہ یقول لاھل الجنة یا اھل الجنةفیقولون لبیک ربنا و سعدیک و الخیر فی یدیک ۔(بخاری شریف، باب کلام الرب مع اہل الجنۃ، ص۱۲۹۶، نمبر ۷۵۱۸)

ترجمہ۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اللہ جنت والوں سے کہیں گے، اے جنت والو! تو جنت والے کہیں گے، **لبیک ربنا و سعدیک و الخیر فی یدیک**، اے میرے رب

لیکن اللہ تعالی کا یہ کلام انسان کے کلام کی طرح حادث نہیں ہے، بلکہ یہ قدیم ہے، اور کیفیت سے پاک ہے، کیونکہ اللہ کا کلام کائنات میں سے کسی کے مشابہ نہیں ہے، کیونکہ قرآن میں ہے ﴿**لیس کمثله شیء وهو السمع البصیر** ۔(آیت ۱۱، سورت الشوری ۴۲)﴾ اللہ کی ذات، یا اس کی صفات کی طرح کوئی چیز نہیں ہے۔

اس عقیدے کے بارے میں 13 آیتیں اور 4 حدیثیں ہیں، آپ ہر ایک کی تفصیل دیکھیں